# درزی خانے میں

(حمزہ خالد اور حسیب خالد دونوں بھائی درزی خانے میں داخل ہوتے ہیں)

حمزہ خالد : السلام علیکم!

درزی : وعلیکم السلام۔ کہیے کیسے آنا ہوا؟ کہیں بھول تو نہیں پڑے۔

حمزہ خالد : آپ کی طبیعت کیسی ہے ماسٹر جی!

درزی : شکر ہے۔

حسیب خالد: ماسٹر جی! یہ کپڑا لیجیے۔ میرا سوٹ تیار کر دیجیے۔ حمزہ کے لیے دو شلواریں اور ایک قمیض تیار کیجیے۔

درزی : کس حساب سے خریدا ہے یہ کپڑا؟

حمزہ خالد : ساٹھ روپے فی میٹر۔

حسیب خالد: میری قمیض کے لیے کتنا کپڑا درکار ہوگا؟

حمزہ خالد : اڑھائی میٹر۔ یہ کپڑا تین میٹر ہے۔ آدھ میٹر کی واسکٹ بنا دیجیے۔

درزی : جو ارشاد ہو، مگر زمانے کے فیشن کا خیال بھی رکھنا پڑتا ہے نا۔

حسیب خالد: ہمارے کپڑے کب تک تیار ہو جائیں گے؟

درزی : صرف پندرہ دن تک۔ آج پیر ہے اگلا پیر چھوڑ کر آئندہ پیر کو آئیے ان شاء اللہ آپ کے کپڑے تیار ہوں گے۔

حمزہ خالد : ماسٹر جی! پیروں کے پھیر میں نہ رکھیے گا۔ ہمارے پاس اتنا وقت نہیں۔

درزی : فکر نہ کریں۔ ہمیں اپنے وقت کی بھی قدر ہے۔ کام آ رہا ہے اور ختم ہونے میں نہیں آتا۔ سچی بات بھی کہتے ہیں اور لوگوں کو وعدوں پر بھی ٹرخاتے ہیں۔

حسیب خالد: مگر ہمیں نہ ٹرخانا ورنہ ہماری دوستی بھی ٹرخ جائے گی۔

درزی : نہیں یہ صرف باتیں ہی ہیں۔ بھلا نرا وعدوں سے کام چلتا ہے کہیں۔

حمزہ خالد : شکریہ ماسٹر صاحب!

درزی : دونوں جوانوں کی آمد کا شکریہ۔